بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۱۷ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی بخار کی تکلیف ہے۔ درجہ حرارت ۹۹ ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ سلسلہ آگرہ سے ایک ماہ کی رخصت پر آئے۔

چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور حال قادیان کا لڑکا محمد نصر اللہ خان تا حال بیمار ہے۔

صوبہ سرحد کے مسلمان اور اسلام

صوبہ سرحد ایک ایسا علاقہ ہے۔ جہاں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ مسلمان بہادر اور دلیر بھی سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس سے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان فرزندانِ اسلام کی اکثریت اور ان کی شجاعت و دلیری اس وقت جبکہ اسلام ہر چہار اطراف سے دشمن کے نرغے میں گھرا ہوا ہے۔ اس کے کام نہیں آ رہی۔ بلکہ کئی رنگوں میں اسے نقصان پہونچانے اور بدنام کرنے کا موجب بن رہی ہے۔ خاص کر اس وقت سے کہ کانگرس اور گاندھی جی کے آگے مسلمانانِ سرحد کے لیڈروں نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ اور ان کی نہ صرف خلافِ اسلام باتوں پر بلکہ اسلامی تعلیم کے متعلق صریح حملوں پر بھی آمنّا وصدقنا کہنا شروع کر دیا چنانچہ روز بروز نہایت رنجدہ واقعات رونما ہوتے جا رہے ہیں۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہندو اور آریہ اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ خان عبد الغفار خان صاحب جنہوں نے گاندھی جی کی ہر بات کی تقلید کرنا اپنے لئے فرض قرار دے رکھا ہے۔ حتیٰ کہ انہیں عبد الغفار خان کی بجائے سرحدی گاندھی کہلانا مرغوب ہے ان کا ایک بھائی اسلم خان مرتد ہو کر آریہ بن گیا ہے۔ جس کا نام دھرم سنگھ رکھا گیا ہے۔ اگرچہ اخبار "اہلحدیث" کے اعلان کرنے پر ڈاکٹر خان صاحب برادر خان عبد الغفار خان صاحب کی ڈسپنسری کے کمپونڈر نے یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ "اسلام خان نام کا نہ تو کوئی ان کا رشتہ دار ہے۔ اور نہ ہی ان کے گاؤں یا خدائی خدمت گاروں میں ہے"۔ لیکن آریہ اخبار برابر "خان عبد الغفار خان سرحدی گاندھی کے شدھ شدہ بھائی ٹھاکر دھرم سنگھ" کے نام سے اسلام ترک کرنے کے متعلق مضامین شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۷ مئی کے "پرکاش" میں "میں نے اسلام کیوں چھوڑا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نہایت مضحکہ خیز ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جسے معقولیت سے کوئی واسطہ ہو۔ لیکن آریہ "سرحدی گاندھی" کے حوالہ سے ان مسلمانوں کو متاثر یا کم از کم لاجواب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو سرحدی گاندھی کے دامن سے وابستہ ہیں۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک ایک دوسرا واقعہ ہے۔ اور وہ بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ کچھ عرصہ سے ہندو اخبارات مسلمانوں کے متعلق طعن اور طنز کے رنگ میں اور مسلمان اخبارات رنج اور غصہ کے لہجہ میں اس بات کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہ سرحدی گاندھی کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد کی ایک لڑکی جو ان کی یوروپین عیسائی اہلیہ سے ہے ایک ہندوستانی عیسائی جسونت سنگھ سے شادی کرنے والی ہے۔ مسلمانوں کے لئے فی الواقعہ یہ خبر رنجدہ ہے اس لئے نہیں کہ اس لڑکی سے مسلمانوں کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ جو پوری نہ ہوں گی۔ نہ اس لئے کہ اس کے اس فعل سے مسلمانوں پر آسمان ٹوٹ پڑے گا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اسلام جس نے ہر مسلمان کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرے اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی دعوت دے۔ اس کے ایسے پیرو۔ جنہیں عوام اپنا لیڈر سمجھتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے فریضہ سے اس درجہ غافل اور لاپرواہ ہیں۔ کہ غیر تو الگ رہے۔ اپنی اولاد کو بھی اسلامی تعلیم سے واقف کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

یہ رنج اور افسوس اسی حد تک محدود رہنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ کسی بالغ کو خواہ وہ اپنی اولاد ہی ہو۔ خلافِ اسلام حرکات سے باز رکھنا کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن ڈاکٹر خان صاحب نے اس بارے میں جو اعلان کیا ہے۔ اس میں یہ کہکر رنج میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے کہ "میری لڑکی نے اپنی مرضی سے اپنے رفیق حیات کو منتخب کیا ہے۔ جو میری طرف سے دعاء خیر و برکت کی مستحق ہے"۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اس خلاف اسلام فعل پر نہ صرف رضامند ہیں۔ بلکہ اسے اپنی دعاء خیر و برکت کا مستحق سمجھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادنےٰ ایمان کی علامت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر ہاتھ سے یا زبان سے کسی خلاف اسلام فعل کی اصلاح اور مخالفت نہ کی جا سکے۔ تو دل میں ضرور اسے ناپسند کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ عام مسلمان تو الگ رہے۔ وہ لوگ جو لیڈر اور راہنما سمجھے جاتے ہیں۔ وہ آخری شق میں بھی نہیں آ سکتے۔ باوجود اس کے اگر مسلمان مصلح ربانی کی ضرورت نہ سمجھیں۔ اور اس وقت کو نہ پہچانیں۔ جس کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اور وہ وقت اب آ چکا ہے۔ تو پھر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم

مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے اخبار "زمیندار" (۱۵ مئی) میں "غیرت کا جنازہ" کے عنوان سے ایک نظم شائع کی ہے۔ جس کے دو شعر یہ ہیں:

چشمۂ کفر کو سرحد میں ابلتے دیکھا
کفِ افسوس مسلمان کو ملتے دیکھا

غیرتِ ملتِ بیضا کا جنازہ ہم نے
ڈاکٹر خان کے کندھوں پہ نکلتے دیکھا

آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کفر کے چشمہ کو ابلتے۔ اور غیرت ملت بیضا کا جنازہ نکلتے تو دیکھ لیا گیا۔ مگر چشمہ ہدایت کے پھوٹنے کی کوئی خواہش نہیں کی جاتی۔ اور نہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دُعا

اور

احباب جماعت

قادیان ۱۵ ہجرت ۱۳۲۱ ہش آج عصر کی نماز پڑھا کر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تشریف لے جانے لگے تو خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے حضور کی خدمت میں ان دعاؤں میں سے ایک کے متعلق جسے حضور نے جماعت کو اپنے گزشتہ خطبات میں موجودہ پرفتن ایام میں کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حسب ذیل تحریری روائت پیش کی۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے میں اپنی یادو حافظہ کی بناء پر موثق طور پر عرض کرتا ہوں کہ ایک مجلس میں جس میں خاکسار بھی حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد مجلس میں شمولیت رکھتا تھا حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ وارضاہ نے حضرت اقدس سے خدا کی اس مقدس وحی کی نسبت جو بصورت دعا حضور پر نازل ہوئی۔ اور کرم دین جہلمی باشندہ بھین کے مقدمہ کے متعلق نازل ہوئی۔ یعنی رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ امر دریافت فرمایا کہ حضور کیا اس دعا کو بجائے صیغہ واحد یعنی فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کے صیغہ جمع کے ساتھ بھی پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ تو حضور اقدس نے تھوڑا سا دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔ ہاں جائز ہے یعنی فاحفظنی کی جگہ فاحفظنا اور وانصرنی کی جگہ وانصرنا اور وارحمنی کی جگہ وارحمنا پڑھ لینا جائز ہے چنانچہ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے دھرم پال کی کتاب ترک اسلام کا جواب کتاب نورالدین کی تالیف سے دیا۔ تو حضرت مولوی صاحب موصوف نے کتاب نورالدین کے صفحہ ۱۹۷ پر جیسا کہ حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو جواز کے متعلق اجازت ملی تھی سب سے پہلے اس اجازت کے ماتحت آپ ہی نے اپنی کتاب میں اس دعا کو جمع کے صیغوں میں تحریر فرما کر شائع فرمایا

خاکسار۔ غلام رسول راجیکی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا۔

مجھ سے کسی دوست نے اسی مسجد (مبارک) میں روائت کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو صیغہ جمع میں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اب اس روائت کو مسجد میں پڑھ کر سنا دیا جائے۔ تاکہ اگر وہ راوی موجود ہوں تو اپنی روایت پیش کریں۔

اس پر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بیان کیا۔ کہ چونکہ ابتدا میں جب میں احمدی ہوا۔ مولوی عبد القادر صاحب والد حکیم محمد عمر صاحب نے مجھے بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعا کو صیغہ جمع میں بھی پڑھنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے فرمایا میں تو اس دعا کو صیغہ جمع میں پڑھا کرتا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا مجھے یہ روائت پہونچی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا کو جمع کے صیغہ میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں حضور کی اس اجازت کی تلاش شروع کی اس اثنا میں جب آج میں نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے یہ تحریر دی۔ جو اس وقت سنائی گئی ہے حضور کے فرمان کے مطابق اگر وہ صاحب جنہوں نے اس کے خلاف روائت بیان فرمائی موجود ہوں۔ تو اپنی روائت پیش کریں۔ اس کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے اسی مجمع میں بیان فرمایا۔ کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا کو جمع کے صیغہ میں پڑھنے کی اجازت نہ صرف ایک دفعہ دی تھی۔ بلکہ کئی دفعہ حضور نے ایسی اجازت دی۔ اور بارہا اس کا ذکر حضور کے سامنے ہوتا تھا۔ بعض اور اصحاب نے بھی اس کی تصدیق کی۔

آج مغرب کی نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مذکورہ بالا دعا صیغہ جمع میں کی۔ احباب جماعت کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا جیسا کوئی قلعہ نہیں

"انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ وہی اس کے پیش آجاتا ہے۔ جو شخص سچائی کو پوری طرح اختیار کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا کوئی قلعہ نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں دیتی پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دے دیئے جائیں۔ یا سخت بھوکے کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دیئے جائیں۔ تو وہ اس کے ساتھ بچ نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہیں کرسکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہیں۔ راستباز مرسل ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہیں ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق روایات بھیجدیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ایک عرصہ سے صیغہ تالیف و تصنیف کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات حضور کے صحابہ سے حاصل کرکے جمع کیئے جا رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک کافی روایات جمع ہو چکی ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اگر احباب جماعت اس اہم اور بے حد ضروری امر کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ابھی اور ابھی بہت سا ذخیرہ روایات مہیا ہو سکتا ہے۔ جس کی آسان صورت یہ ہے کہ مخلص احباب اپنے اپنے ہاں کے صحابہ کرام اور صحابیات کو تحریک کریں۔ کہ وہ یا تو خود لکھ کر روایات بھجوا دیں۔ یا دوسروں سے لکھوا کر بھیجیں۔ اور جو بھجوا چکے ہیں ان سے مزید کی فرمائش کی جائے۔ بلکہ خود کرید کرید کر پوچھا جائے۔ اور جو کچھ انہیں یاد آئے۔ وہ قلم بند کرکے دفتر صیغہ تالیف و تصنیف میں بھجوا دیں۔ نیز جو صحابہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ورثا یا دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وفات یافتہ صحابہ اپنی زندگی میں جو روایات بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ لکھ کر بھیجدیں۔ تاکہ یہ قیمتی ذخیرہ محفوظ ہو جائے۔ امید ہے کہ دوست اس ضروری اور بے حد اہم امر کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں گے

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

وصایا کی بحالی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا ادا کر دینے کے مجلس کارپرداز نے بحال کر دی ہیں (۱) منشی محمد محمود خان صاحب لودھراں (۲) میاں عبد الرحمٰن صاحب زرگر پنڈی چری (۳) حافظ محمد اسحٰق صاحب قادیان (۴) مستری نور حسن صاحب کوٹلی ہرنرائن (۵) منشی فیض محمد صاحب زیرہ (۶) سردار احمد صاحب پٹیالی شیخوپور گجرات (۷) چودھری غلام جیلانی صاحب پنام

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

مسجد احمدیہ سرینگر کا چندہ

مولوی عبد الواحد صاحب مدیر اخبار اصلاح گزشتہ دنوں سندھ بمبئی۔ دکن۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ و یو۔ پی میں مسجد احمدیہ سرینگر کے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ تمام وہ دوست جنہوں نے ان کی معاونت کی۔ میں مسجد کمیٹی کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد اپنے وعدے پورے فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری کے نام چندہ ارسال کریں۔ یہاں اب موسم درست ہو چکا ہے۔ اور عنقریب تعمیر کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ چونکہ جنگ کے باعث سامان دن بدن مہنگا ہو رہا ہے۔ اس لئے ارادہ

حصولِ علم کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

دورِ اوّل کے مسلمانوں کا شاندار نظامِ تعلیم

(۳)

طریقہ تعلیم

"لیکچروں کے درمیانی وقفوں کے متعلق کوئی خاص قاعدہ یا ٹائم ٹیبل نہ تھا۔ ہر ایک استاد اپنی مرضی سے درس کا وقت مقرر کرتا۔ بعض استاد ہر روز لیکچر دیتے۔ بعض ہفتہ میں صرف ایک بار۔ . . . لیکچر جب مسجد میں ہوتے۔ تو نماز کے وقت بند کر دیئے جاتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ موسمی تعطیلات کا دستور نہ تھا۔ غالباً تعطیلات لیکچروں کی طوالت پر منحصر ہوتی تھیں۔ . . . پختہ کار پروفیسروں کو کتابیں عموماً حفظ ہوتی تھیں اور لیکچر ہال میں داخل ہو کر اگر یاد آئے کہ کتابیں گھر بھول آئے ہیں۔ تو اس سے ان کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔ . . . لیکچر اکثر لکھا دیئے جاتے تھے۔ اس کا بہت التزام تھا۔ کہ سامعین جلد جلد لکھیں۔ نیشاپور میں سلوکی کے لیکچر ہال میں پانچ سو دواتیں ہر وقت تیار رہتی تھیں اگر کوئی طالب علم لکھنے میں کوتاہی کرتا۔ تو اس کو زجر و توبیخ بھی ہوتی تھی۔ . . . استاد صرف لیکچروں پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس کی بھی احتیاط رکھتے تھے۔ کہ سبق طلباء کی سمجھ میں آجائے۔ اور ان کو ذہن نشین ہو جائے۔ اس غرض کے لئے باہم گفت و شنید ہوتی تھی۔ استاد طلباء سے سوال کرتا تھا۔ اور طلباء سے ایک دوسرے پر سوال کراتا تھا۔ . . . ابتدائے اسلام میں ہی امام زہری نے جو اولین اساتذہ میں سے تھے۔ نمونہ قائم کر کے دکھلا دیا۔ کہ کس طرح بحث و مباحثہ اور گفت و شنید کے ذریعے تعلیم دی جا سکتی ہے۔ . . . حلقے میں آپ ہر ایک لڑکے جوان اور بوڑھے سے سوال کرتے تھے۔ اور کسی کو نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے۔ کہ مسجد میں ہی ایسا کریں۔ بلکہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ان سے بات چیت کرتے۔ ان کو علمی مسائل سمجھاتے۔ اور سبق کی مشکلات صاف کرتے تھے۔ نووی کی روایت ہے کہ امام موصوف انصاریوں کے گھروں میں جاتے اور بوڑھی عورتوں سے بھی سوال پوچھتے تعلیم اور اعادہ اسباق کے لئے طلباء کے گھروں میں جانا نظام تعلیم کا ایک جزو بن گیا۔ جسے عادت التعلیم کہتے تھے۔ . . .

. . . کم از کم دسویں صدی سے یہ دستور ہو گیا کہ ہر ایک استاد کے ساتھ ایک "معید" رہے جس کا فرض دوسرے طلباء کو سبق کے تکرار اور اعادہ میں مدد دینا تھا۔ عموماً حلقہ میں سے ہی کسی کو اس خدمت کے لئے لیا جاتا تھا۔ . . . . تعلیم کا سلسلہ لیکچر ہال سے باہر بھی جاری رہتا تھا۔ اور طلباء استاد کی صحبت میں رہنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ . . . . کوئی شوقین طالب علم ازالہ شکوک کے لئے علی الصبح استاد کا دروازہ کھٹکھٹاتے تو استاد ناراض بھی نہ ہوتا تھا۔ اسی قسم کے طلباء کا نام بعد میں "قطرب" (یعنی غول بے آرام) پڑ گیا۔ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ استاد مبتدیوں کو الگ پڑھاتا تھا۔ . . . . بعض اوقات استاد عام دلچسپی کے مضامین پر بھی لیکچر دیتے تھے"

اخراجات اور رہائش کا انتظام

"ابتدائی عہد میں طلباء کے خورد و نوش کا انتظام بہت کم ہوتا تھا۔ اپنا خرچ عموماً وہ اپنے گھروں سے لاتے تھے۔ جو لوگ اپنے آپ کو تحصیل علم کے لئے وقف کرتے تھے۔ عموماً صاحب ثروت ہوتے تھے۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا مدارس کے قیام کے ساتھ ہی طلباء کے لئے دار الاقامۃ بھی بنا دیئے گئے تھے۔ . . . . . تیرھویں صدی (ساتویں صدی ہجری) سے بورڈنگ ہاؤس یقیناً کھل گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب طلباء کے لئے جو دوسخا کے دروازے نہایت بلند حوصلگی سے کھولے گئے۔ تو ان کے ساتھ ہی استادوں کی تنخواہوں میں بھی معقول اضافہ کیا گیا۔ مغل اور ترک سلاطین نے مسجدوں اور ان کے ساتھ وابستہ علمی درسگاہوں کو گراں مایہ اوقاف سے مالا مال کر دیا۔ . . . دار الاقامۃ کی حیثیت وہی تھی۔ جو انگلستان کی یونیورسٹیوں میں کالجوں کی ہے۔ مدارس کیا تھے؟ شہد کی مکھیوں کے بڑے بڑے چھتے تھے جن کا کام تھا۔ کہ علم کے گلہائے رنگا رنگ سے دانش و حکمت کا شہد اکٹھا کریں" (صفحہ ۴۷-۴۸)

استادوں کا ادب

"لوگ استاد کا ادب کرتے تھے ادب سے ان کو سلام کرتے تھے۔ احترام کی خاطر ان کی جلو میں چلتے تھے۔ جب استاد اپنے خچر پر سوار ہونے لگتا تھا۔ تو لوگ رکاب تھام لیتے تھے۔ . . . استاد کی وفات پر اس کا سب سے عزیز شاگرد نعش کو غسل دیتا تھا۔ اور شہر کا شہر ماتم میں شریک ہوتا تھا" (صفحہ ۵)

ثیاب اہل العلم

ابتدائے اسلام میں ہی علماء اور اساتذہ کے لئے امتیازی لباس قرار دیدیا گیا تھا۔ چنانچہ ابن خلکان نے "ثیاب اہل العلم" کا ذکر کیا ہے اس کی ایجاد خلیفہ ہارون رشید کے دربار کے مشہور قاضی القضاۃ ابو یوسف کی جدت طرازی کا نتیجہ تھی۔ . . . اس امتیاز نے اس درجہ ترقی کی کہ مختلف علوم کے فضلاء کے لئے جداجدا لباس قرار پا گئے۔ علماء کا دراز دامن اور کھلا جبہ جس کی آستینیں بہت فراخ ہوتی تھیں ٹخنوں تک پہونچتا تھا۔ یورپ کی یونیورسٹیوں کے GOWN پہننے کا رواج اسلامی مدارس سے ہی ماخوذ ہے" (صفحہ ۵۱)

دورِ انحطاط

آخر میں اس قابل قدر تصنیف کا مصنف نہایت افسوس کے ساتھ مسلمانوں کے دورِ انحطاط کا ذکر کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے "افسوس کہ کچھ مدت کے بعد یہ نقشہ بدل گیا۔ شہد کی مکھیاں نکھٹو بن گئیں۔ نظام تعلیم کا شیرازہ بکھر گیا۔ اگر میں کہدوں۔ کہ پندرھویں صدی (نویں صدی ہجری) سے لے کر اسلامی مدارس کی علمی جدوجہد پر ایک خواب گراں طاری ہو گیا اور قرون اولیٰ جیسی گہما گہمی قطعاً نہ رہی۔ تو اس میں کچھ مبالغہ نہ ہو گا مسلمانوں نے خود اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ازراہ تمسخر دار الاقامۃ کے ساکنوں کو "سوختہ یا سوختہ" یعنی جلے ہوئے کا لقب دے دیا۔ حالانکہ ابتدائے اسلام میں یہی لوگ طلباء فضلاء اور علم کے مجاہد کہلاتے تھے۔ . . " (اسلامی نظامِ تعلیم مصنفہ ڈاکٹر دانیال ہیبے رگ (جرمنی) مطبوعہ ۱۸۵۰ء۔ مترجم فضل کریم درانی)

مذکورہ بالا اقتباس نہایت اختصار کے ساتھ منتخب کئے گئے ہیں۔ ورنہ فاضل مصنف نے بڑی تفصیل سے اور دلکش طریق سے اسلامی نظام تعلیم کا نقشہ کھینچا ہے۔ علاوہ بہت سی دیگر خصوصیات کے دو باتیں اسلامی نظام تعلیم میں ہمیں خاص طور پر ممتاز نظر آتی ہیں اول یہ کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے علوم کے سیکھنے میں حیرت انگیز سرعت کے ساتھ ترقی کی تعلیم کے جس مرحلے پر مسلمان دو تین سو برس میں پہونچ گئے تھے۔ دوسری اقوام اس مرحلہ تک ایک ایک ہزار برس میں بھی نہ پہنچ سکیں۔ دوسری خصوصیت قابلِ غور یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے تحصیل علم کی راہ میں جو جو مشقتیں اور جانفشانیاں کیں اور جن جن بلندیوں تک وہ پہونچ گئے۔ وہ سراسر ان کی انفرادی اور شخصی جدوجہد اور شوق کا نتیجہ تھا۔ حکومت کی کوشش کا اس میں بالکل دخل نہ تھا۔ حکومت جب کبھی دخل دیتی ہے وہ مجبور ہوتی ہے۔ کہ درسگاہوں کو اپنے مصالح کے لئے استعمال کرے۔ علم کی صحیح اشاعت آزادانہ فضا میں ہی ہو سکتی ہے اور مسلمانوں نے اسی فضا میں اسے حاصل کیا۔ اور پروان چڑھایا۔

امید کی روشن شعاع

مستقبل کے ان شاندار کارناموں کو دیکھ کر طبعاً خیال مسلمانوں کے موجودہ دورِ انحطاط کی طرف چلا جاتا ہے اور ان کارناموں پر فخر محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ حسرت و افسوس کی بھی ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اتنے شاندار آغاز کا اتنا عبرتناک انجام!!!!

لیکن مایوسی اور افسوس کی یہ کیفیت پیدا ہوتے ہی امید کی ایک روشن شعاع بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ احمدیت کی شعاع ہے جس کے ذریعہ اسلام کو حیات تازہ ملنا ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ جو لوگ احمدیت سے الگ ہو کر سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ ان کے دل بے شک ہمیشہ کی مایوسی اور حسرت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو قلوب احمدیت کے حصارِ عافیت میں داخل ہو کر سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ ان کی امیدیں یقیناً تازہ۔ ان کے ولولے سرگرم اور ان کے جوش زندہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس پختہ اور محکم یقین سے لبریز ہوتے ہیں۔ کہ احمدیت کے ذریعہ جو "نئی دنیا اور نیا آسمان" تعمیر ہو رہا ہے۔ اس کے اندر انشاء اللہ علم و حکمت کو پھر اگلا سا بلند اور ممتاز مقام حاصل ہو جائے گا

بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار

مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات

(۳)

دروغ حلفی یا جھوٹ کا مرتکب کون ہے؟

مولوی محمد علی صاحب ۲۸ / اپریل کے پیغام صلح میں لکھتے ہیں۔

"جب جناب میاں صاحب سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں یہ سوال ہوا۔ کہ بانی احمدیت نے کب دعوائے نبوت کیا۔ تو جواب دیا کہ آپ نے ۱۸۹۱ء میں دعوے نبوت کیا۔ اب ایک شخص حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ جب یہ دیکھتا ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء ہی وہ سال ہے۔ جب آپ نے لگاتار انکار نبوت شروع کیا"

اس کے بعد انکار نبوت کے متعلق بعض حوالہ جات پیش کر کے لکھا ہے۔

"اگر جناب میاں صاحب حضرت مسیح موعود کے لفظوں کی عزت نہیں کرتے۔ تو اپنے ہی لفظوں کی عزت کریں۔ اگر ۱۹۰۱ء میں عقیدہ میں تبدیلی کی۔ تو یقیناً ۱۸۹۱ء میں دعوئے نبوت نہیں کیا۔ اور آپ کا عدالت میں بیان اگر دروغ حلفی نہیں تو جھوٹ ضرور ہے"

مگر مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر دروغ حلفی یا جھوٹ کا جو الزام لگایا ہے۔ وہ سراسر حضور کی ذات والا صفات سے بغض و عداوت کا شرمناک مظاہرہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکار نبوت پر مشتمل حوالہ جات کا حل اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں خود ہی بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ اس اشتہار میں حضور فرماتے ہیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر انکار نبوت کے حوالہ جات کے حل کے لئے ایک کلیہ کا حکم رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تحریر میں صاف اعلان فرماتے ہیں۔ کہ آپ صاحب شریعت اور مستقل نبی ہونے سے انکار فرماتے رہے ہیں۔ لیکن ان معنوں سے آپ نے نبوت اور رسالت سے کبھی انکار نہیں فرمایا۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے توسط سے علم غیب پایا ہے۔ اب ایک سچے احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شروع دعوے سے ہی ان معنوں میں نبی اور رسول یقین کرے۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عدالت میں ایسا بیان کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۹۱ء سے ہی نبی رسول ہیں نہ دروغ حلفی قرار پا سکتا ہے اور نہ جھوٹ۔ رہا امر تبدیلی عقیدہ کا۔ سو اس کا اعتراف بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر میں موجود ہے۔ کہ "جب خدا کی بارش کی طرح وحی الہیٰ مجھ پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر کہ مسیح علیہ السلام پر جزوی فضیلت کے عقیدہ پر، قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰-۱۵۱)

اب جس طرح ایک سچے احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شروع دعوے سے ایک قسم کا نبی اور رسول یقین کرے۔ اسی طرح اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر پر بھی یقین رکھے۔ کہ حضور نے ایک وقت اپنے عقیدہ میں تبدیلی کا اعتراف فرمایا ہے۔ اور اس وقت سے اپنے تئیں صریح طور پر نبی کا خطاب یافتہ پیش کیا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عدالت کے بیان اور تبدیلی عقیدہ کا قائل ہونے میں جناب مولوی محمد علی صاحب کو تضاد نظر آتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قسم دونوں حوالوں میں کوئی تخالف و تضاد نظر نہیں آتا۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دونوں اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریروں کے عین مطابق ہیں۔ یعنی یہ امر بھی درست ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۰ء کے آخر یا ۱۸۹۱ء کے شروع سے ایک قسم کا نبی اور رسول یقین کرنا چاہیئے اور یہ بھی درست ہے۔ کہ نبی اور رسول کے خطاب یافتہ ہونے کا بالصراحت علم حضور کو بعد میں ہوا۔ یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صریح انکشاف کے وقت اپنے تئیں جن معنوں میں نبی اور رسول پیش کیا ہے وہ یہ ہیں۔ کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے کثرت مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے جو امور غیبیہ پر مشتمل ہے مشرف کیا گیا ہے۔ اور اسی مفہوم اور اسی کیفیت کا دعوے آپ کا انکشاف تام سے پہلے نظر آتا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اپنے متعلق الہامات میں نبی اور رسول کے الفاظ کی انکشاف تام سے پہلے آپ نے جزوی نبی اور محدث کے الفاظ سے تاویل فرمائی ہے۔ لیکن معناً آپ کا دعوے شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی مفہوم اور کیفیت کا ہے۔ ہاں انکشاف تام کے بعد آپ نے نبی کے نام کو صراحت سے اختیار فرمایا ہے۔ اور انکشاف تام سے قبل کی تاویل کو ترک فرما دیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب ہمارے عقائد کی اس تشریح سے خوب واقف ہیں۔ پس ان کا اس حقیقت کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عدالت والے بیان کو دروغ حلفی یا جھوٹ قرار دینا صریح ظلم ہے۔

قطع نظر اس حقیقت کے مولوی محمد علی صاحب ایک اور لحاظ سے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر دروغ حلفی یا جھوٹ کا الزام لگانے میں صریح ظلم کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب ۱۹۰۴ء میں کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں عدالت میں یہ بیان دے چکے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہیں۔

اب مولوی صاحب بتائیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت ۱۹۰۴ء میں تسلیم کیا تھا۔ یا ۱۸۹۱ء سے جبکہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب بقول خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلی عقیدہ کے قائل نہیں۔ اس لئے انہیں اپنے مسلک کے لحاظ سے یہی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۹۱ء سے مدعی نبوت ہیں۔ لہذا اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء سے نبی تسلیم کریں۔ تو ان کا بیان کیسے جھوٹ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کو اس بیان کو جھوٹ قرار دینے سے پہلے اپنے تئیں اپنے مندرجہ بالا بیان میں دروغ حلفی یا جھوٹ کا مرتکب قرار دینا پڑے گا۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عدالت میں دروغ بیانی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ اسی بات کا اعتراف کیا ہے۔ جس کا اعتراف خود مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۴ء میں عدالت میں کر چکے ہیں۔ ہاں میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ اور ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ دروغ حلفی یا جھوٹ کے مرتکب عدالت میں خود مولوی محمد علی صاحب ہوئے۔ جنہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدعی نبوت ہونے سے انکار کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ برطانیہ کی ہی عدالت میں مولوی کرم دین والے مقدمہ میں آپ کو صاف مدعی نبوت کی حیثیت میں پیش کر چکے تھے۔

پس ان ہر دو متضاد بیانات سے تو مولوی صاحب کی اپنی پوزیشن خطرہ میں ہے۔ انہیں دوسروں پر حملہ کرنے سے پہلے اپنی پوزیشن کو صاف کرنا چاہیئے۔ اور شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر کنکر پھینکنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیا اب وہ بتائیں گے۔ کہ انہیں کیوں دروغ حلفی یا جھوٹ کا مرتکب نہ سمجھا جائے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

وزیر آباد

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد احمد صاحب نے وزیر آباد میں دو پبلک جلسوں میں "علامات مسیح موعودؑ" اور "موجودہ جنگ" کے موضوع پر تقریریں کیں جلسہ میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ علاوہ ازیں مسجد احمدیہ میں باقاعدہ درس القرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جس میں جماعت کے اصلاحی پہلو پر خاص زور دیا جاتا رہا۔

چک نمبر ۱۷ جنوبی (سرگودہا)

شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی فضل احمد صاحب نے ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل کو مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ لوگ بہت شوق کے ساتھ تقریریں سنتے رہے۔ ایک شخص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوا۔

کالیکٹ (مالابار)

مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے عرصہ زیر رپورٹ میں پنگاڑی اور کالیکٹ کا تبلیغی دورہ کیا۔ یہاں پر آپ نے "موجودہ جنگ" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ زیادہ تر جماعت کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا کام کیا۔ نیز تفسیر کبیر کا درس اور الفضل کا ترجمہ کر کے لوگوں کو سناتے رہے۔

کولگام (کشمیر)

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ نے عرصہ زیر رپورٹ میں جموں۔ سرینگر۔ آسنور۔ کن پورہ۔ شورت وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور سات تقریریں کیں۔ سترہ افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ جماعتوں کو چار شعبوں۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اطفال احمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ میں منظم ہونے کی اہمیت اور ضرورت کی طرف متوجہ کیا۔ اصلاح کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور چار نوجوانوں نے حقہ نوشی ترک کرنے کا عہد کیا۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

مژدہ بہ خدام

(۲)

اس سے قبل اسی عنوان کے ماتحت تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو اس امر کی اطلاع کی جا چکی ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اپنی مرکزی ضروریات کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور کی اس اجازت کے بعد اس مجوزہ عمارت کے لئے فراہمی چندہ اور اس کے ساتھ ساتھ اس عمارت کی تعمیر کے لئے کسی موزون قطعۂ زمین کے حاصل کرنے کے لئے شعبہ ہذا کی طرف سے باقاعدہ کوشش جاری رہی۔ جس کے نتیجہ میں عمارت فنڈ کی فراہمی میں تو بہت حد تک کامیابی ہوئی مگر کسی موزون ٹکڑہ زمین کے حاصل کرنے میں بعض مشکلات درپیش تھیں۔ چنانچہ گو مجلس مرکزیہ کا یہ ارادہ تھا۔ کہ گذشتہ جلسہ سالانہ سے قبل مجوزہ عمارت کو تعمیر کیا جائے۔ مگر افسوس کہ اس وجہ سے اس ارادہ کو پورا نہ کیا جا سکا۔

اب اس اعلان کے ذریعہ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو اس دوسری خوشخبری کی اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ مجلس مرکزیہ اس مجوزہ عمارت کے لئے گیسٹ ہاؤس واقع دارالانوار سے ملحق بجانب شرق ایک قطعۂ زمین (برقبہ ۸ کنال) صدر انجمن احمدیہ سے خرید چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قطعہ ہذا شہر سے قریب دارالانوار کی بڑی سڑک پر نہایت ہی موزون جگہ پر واقع ہے جس کے لئے شعبۂ ہذا تمام اراکین مجلس کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کا جس نے اس قطعہ زمین کی فروخت کی سفارش فرمائی ہے خلوص دل سے ممنون ہے۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے تمام حلقوں میں اس اطلاع کا پوری مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر یہ اطلاع ان کے لئے محض وقتی خوشی کا باعث ہو کر ہی نہ رہ جائے۔ بلکہ اس اطلاع کے بعد جو ذمہ واری ان پر عاید ہو رہی ہے اس کے صحیح احساس کا باعث ہو۔ تمام قائدین و زعماء کرام کو بالخصوص۔ اور جملہ اراکین مجلس کو بالعموم چاہیئے کہ اپنے اس مبارک ارادہ کی تکمیل کے لئے مرکز سے پورا پورا تعاون فرماتے ہوئے عمارت فنڈ کے زیادہ سے زیادہ فراہم کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور اس امر کو خاص طور پر ملحوظ فرمائیں۔ کہ نہ صرف عمارت فنڈ میں حصہ لینا ہی ہر رکن کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ مخلصین سلسلہ کو بھی اس کار خیر میں شمولیت کے لئے دعوت دینا اور ان سے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات حاصل کرنا بھی ان کے لئے ویسا ہی لازمی ہے کوشش کی جائے کہ چندہ زیادہ سے زیادہ نقد وصول کیا جائے۔ جس قدر چندہ فراہم کیا جائے۔ شعبۂ ہذا کے نام ارسال فرماتے رہیں۔ اور جس قدر وعدے حاصل کئے جائیں۔ ان کی ادائیگی کے لئے بھی اہتمام کیا جائے۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب کیلئے لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۱۹۴۲ء حال کیلئے مندرجہ ذیل لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ اس دفعہ جن جماعتوں کی طرف سے چندہ نشر و اشاعت وصول ہوا ہے۔ انکو جتنا زیادہ ممکن ہو سکا لٹریچر بھجوایا جائیگا۔ نیز جن جماعتوں میں سیکرٹری نشر و اشاعت منتخب ہو چکے ہیں وہاں بھی حسب گنجائش بھیجا جائیگا۔ یا ایسے مقامات پر جہاں اکیلے دوکیلے احمدی احباب ہیں لٹریچر بھجوایا جائیگا۔ باقی جماعتیں قیمتاً منگوا سکتی ہیں۔ قیمت چار صفحہ والے ٹریکٹ کی ۱۲ اسینکڑہ۔ اور آٹھ صفحہ والے ٹریکٹوں کی ۱ سینکڑہ۔ چونکہ یوم تبلیغ تبلیغ و اشاعت کیلئے خاص جدوجہد کا دن ہوتا ہے۔ اس لئے اس مبارک فریضہ کو پوری طرح ادا کرنے کیلئے چاہیئے کہ احباب اور جماعتیں بطور خود بھی لٹریچر خرید کر تقسیم کریں۔ جن کی سہولت کے لئے زائد لٹریچر طبع کرایا جاتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بہ ہنیہ کریں کہ صیغہ ہذا کیلئے کچھ نہ کچھ باقاعدہ امداد کرتے رہیں گے۔ کیونکہ فی زمانہ اشاعت لٹریچر تبلیغ کا ایک ضروری حصہ ہے اور یہی ہمارا جہاد ہے

ورتمان یگ کا اوتار۔ اردو ہندی ۱۲ ۱ سینکڑہ

موجودہ تباہی سے بچنے کا علاج اردو ۱۲ ۱

سادھو بچن۔ گورمکھی ۱ سینکڑہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بائیبل کے بتائے ہوئے نشانات پورے ہو گئے۔ اردو و انگریزی ۱۲ ۱ سینکڑہ

ابطال الوہیت مسیح۔ اردو ۱۲ ۱ سینکڑہ۔

A way to save the world. انگریزی ۱۲ ۱ سینکڑہ

رسالہ مجھے اسلام کیوں پیارا ہے۔ انگریزی ۴ روپے ۸ سینکڑہ۔ فی کاپی ۱ ؎ رسالہ پیغام صلح انگریزی و گورمکھی ۷ روپے سینکڑہ۔ ایک آنہ فی کاپی

ان تمام سیر کی ۔ چھ روپے سینکڑہ۔ فی کاپی ۱ ؎ (مہتمم نشر و اشاعت)

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ جون ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا ہم انکی خدمت میں یکم جون ۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار منیجر الفضل

۱۴۸۴۰ - ہدایت علی شاہ صاحب

۱۴۸۵۳ - دی فرینڈز اینڈ کو

۱۴۸۶۵ - چودہری محمد منصف خانصاحب

۱۴۸۷۱ - سید نذیر حسین صاحب

۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ خانصاحب

۱۴۸۹۵ - ایم موسیٰ رضا صاحب

۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب

۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب

۱۴۹۴۹ - چودہری فقیر اللہ خانصاحب

۱۴۹۶۰ - ایس۔ ایم عمر صاحب

۱۴۹۷۶ - ملک نبی محمد صاحب

۱۴۹۸۴ - عبد الکریم صاحب

۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب

۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب

۱۵۰۱۲ - ایس۔ ایم ایوب صاحب

۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب

۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب

۱۵۰۳۵ - بسمل صاحب

۱۵۰۳۷ - بابو محمد شریف صاحب

۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب

۱۵۱۱۲ - منیجر صاحب لائبریری

۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب

۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب

۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب

۱۵۱۹۸ - چودہری عبد المالک صاحب

۱۵۲۰۹ - خواجہ عبد العزیز صاحب

۱۵۲۱۸ - خواجہ عبد الرحمن صاحب

۱۵۲۲۹ - میاں لعل الدین صاحب

۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب

۱۵۲۳۵ - شیخ عبد الرشید صاحب

۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب

۱۵۲۴۳ - میر اسحاق علی صاحب

۱۵۲۴۹ - سپرنٹنڈنٹ صاحب

۱۵۲۵۰ - چودہری سلطان علی صاحب

۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب

۱۵۲۵۵ - ماسٹر منظور احمد خانصاحب

۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب

۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب

۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب

۱۵۳۳۳ - محمد اسماعیل صاحب

۱۵۳۳۸ - الٰہی بخش رحیم بخش صاحب

۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسماعیل صاحب

۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب

۱۵۳۸۱ - اسماعیل شریف صاحب

۱۵۳۹۸ - محمد شریف صاحب

۱۵۴۰۷ - بیگم چوہدری نبی احمد صاحب

۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب

۱۵۴۲۳ - عبد الغنی صاحب

۱۵۴۲۸ - بابو عبد الرؤف صاحب

۱۵۴۳۷ - ایم سید احمد صاحب

۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب

۱۵۴۷۰ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب

۱۵۴۷۱ - ڈاکٹر غلام محمد صاحب

۱۵۴۹۹ - محمد سعید صاحب

۱۵۵۰۰ - بابو محمد نقیب صاحب

۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب

۱۵۵۲۷ - سیکرٹری تبلیغ

۱۵۵۴۱ - منشی نور الٰہی صاحب

۱۵۵۴۲ - چودہری شریف احمد صاحب

۱۵۵۵۵ - " سراج الدین صاحب

۱۵۵۶۷ - میاں محمد شریف صاحب

۱۵۵۶۸ - منشی محمد اسماعیل صاحب

۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب

۱۵۵۷۱ - رشید احمد صاحب

۱۵۵۷۳ - چوہدری فضل احمد صاحب

۱۵۵۷۵ - " فضل الرحمن صاحب

۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب

۱۵۵۸۸ - محمد قاسم صاحب

۱۵۵۹۰ - ماسٹر عبد الرحمن صاحب

۱۵۵۹۶ - بابو محمد رفیع اللہ صاحب

۱۵۵۹۷ - چوہدری مقصود علی صاحب

۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسن صاحب

۱۵۶۰۸ - ایم نعیم اللہ صاحب

۱۵۶۳۲ - سید مسعود احمد صاحب

۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب

۱۵۶۳۸ - سیکرٹری صاحب

۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب

۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب

۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب

۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب

۱۵۶۵۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب

۱۵۶۶۵ - ایس۔ الیف نعیمی صاحب

۱۵۶۷۲ - چوہدری نذیر احمد صاحب

۱۵۶۸۰ - غلام حسین صاحب

۱۵۶۸۳ - چوہدری باغ الدین صاحب

۱۵۶۹۱ - سید ارتضیٰ علی صاحب

۱۵۷۰۶ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب

۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب

۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب

۱۵۷۳۱ - شریف احمد صاحب

۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمن صاحب

۱۵۷۳۸ - مولوی عبد القادر صاحب

۱۵۷۴۴ - اے۔ آر۔ پاپا

۱۵۷۵۹ - شیخ رشید احمد صاحب

۱۵۷۶۰ - عبد الحمید صاحب

۱۵۷۶۷ - ایم۔ اے لطیف صاحب

۱۵۷۸۹ - مرزا عبد اللطیف صاحب

۱۵۷۹۹ - خان عیسیٰ خانصاحب

۱۵۸۰۰ - خواجہ عنایت اللہ صاحب

۱۵۸۰۵ - مسز زاہد۔ ایم خانصاحب

۱۵۸۰۶ - سید احمد زمان شاہ صاحب

۱۵۸۰۹ - ملک محمد عبد اللہ صاحب

۱۵۸۱۳ - چوہدری مبارک احمد صاحب

۱۵۸۱۸ - ملک فضل الٰہی صاحب

۱۵۸۱۹ - عبد المجید خان صاحب

۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب

۱۵۸۲۷ - چوہدری محمد نذیر خانصاحب

۱۵۸۳۳ - جہاں آرا بیگم صاحبہ

۱۵۸۳۵ - ایم عظیم خانصاحب

۱۵۸۳۷ - سیٹھ کرم بجالی صاحب

۱۵۸۳۹ - عبد المومن خانصاحب

۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب

۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب

۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب

۱۵۸۶۲ - محمد اشرف صاحب

۱۵۸۶۸ - مستری مہر الدین صاحب

۱۵۸۸۰ - بابو محمد افضل خانصاحب

۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب

۱۵۸۸۴ - عبد الرشید صاحب

۱۵۸۹۳ - احمد الدین صاحب

۱۵۸۹۵ - شکیل احمد خانصاحب

۱۵۸۹۸ - منتظم صاحب لائبریری احمد آباد

۱۵۹۰۰ - خواجہ محمد شریف صاحب

۱۵۹۰۳ - مسجد احمد محلہ شیخاں

۱۵۹۱۱ - چودہری بشیر احمد صاحب

۱۵۹۱۲ - شیخ عبد الرحمن صاحب

۱۵۹۲۰ - ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب

۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب

۱۵۹۲۸ - نفیر محمد صاحب

۱۵۹۴۰ - محمد خورشید عالم صاحب

۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب

۱۵۹۵۳ - میر اللہ بخش صاحب

۱۵۹۵۴ - شیخ فیض قادر صاحب

۱۵۹۵۵ - قاضی عبد الغفار صاحب

۱۵۹۵۷ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب

۱۵۹۶۱ - آر۔ اے ملک صاحب

۱۵۹۶۲ - محمد عبد اللہ صاحب نثار

۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب

۱۵۹۷۳ - چودہری محمد عبد اللہ صاحب

۱۵۹۷۴ - بابو عبد العزیز صاحب

۱۵۹۷۸ - محمد عبد اللہ صاحب

۱۵۹۸۲ - میاں نفل الٰہی صاحب

۱۵۹۹۳ - خان بہادر ممتاز حسین صاحب

۱۵۹۹۶ - ملک سعادت احمد صاحب

۱۵۹۹۹ - چودہری بشیر احمد صاحب

۱۶۰۰۲ - مولا بخش صاحب

۱۶۰۰۴ - محمد صدیق صاحب

۱۶۰۰۷ - مولوی منظور احمد صاحب

۱۶۰۰۸ - سی۔ این خان صاحب

۱۶۰۱۲ - نور محمد صاحب

۱۶۰۱۳ - قاضی لال محمد صاحب

۱۶۰۱۹ - خواجہ جلال الدین صاحب

۱۶۰۲۲ - محمد عثمان صاحب

۱۶۰۲۳ - اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب تاج

۱۶۰۲۶ - ایم۔ جی۔ حیدر صاحب

۱۶۰۲۷ - ملک غلام حسین صاحب

۱۶۰۲۹ - ایم۔ ایم لطیف صاحب

۱۶۰۳۰ - شیخ منظور الٰہی صاحب

۱۶۰۳۱ - ایم۔ اے قیوم صاحب

۱۶۰۳۳ - چودہری محمد عبد الصمد صاحب

۱۶۰۳۴ - ملک علی حیدر خان صاحب

۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب

۱۶۰۳۷ - حاجی رحمت اللہ صاحب

۱۶۰۳۸ - والدہ داؤد احمد صاحب

۱۶۰۴۱ - ہدایت اللہ صاحب

۱۶۰۴۲ - سید مقبول احمد صاحب

۱۶۰۴۳ - سیکرٹری انجمن احمدیہ

۱۶۰۴۴ - محمد یونس صاحب

۱۶۰۴۶ - چوہدری عبد الکریم صاحب

۱۶۰۴۷ - ایم عطا محمد صاحب

۱۶۰۵۱ - ایم۔ اے صادق صاحب

۱۶۰۵۵ - محمد عبد الحق صاحب

۱۶۰۵۶ - عبد السلام خانصاحب

۱۶۰۵۷ - احمد خان صاحب

۱۶۰۵۸ - مرزا عبد الرحمن خان صاحب

۱۶۰۵۹ - محمد اسحاق صاحب

۱۶۰۶۵ - غلام مصطفےٰ صادق صاحب

۱۶۰۶۶ - محمد شفیع صاحب

۱۶۰۶۷ - بابو محمد الطاف صاحب

۱۶۰۶۸ - مبارک احمد صاحب

۱۶۰۸۰ - محمد انور حسین صاحب

۱۶۰۸۱ - ملک بشیر احمد صاحب

۱۶۰۸۲ - مسعود الرحمن صاحب

۱۶۰۸۳ - عبد الحمید صاحب

۱۶۰۸۴ - چوہدری غلام حسین صاحب

۱۶۰۸۶ - " شمشیر علی "

۱۶۰۸۷ - بابو محمد سلیم صاحب

۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب

۱۶۰۹۴ - عبد الرؤف صاحب

۱۶۰۹۶ - منشی عبد الحفیظ صاحب

۱۶۱۰۰ - بابو عبد الکریم صاحب

۱۶۱۰۲ - سید محمد یوسف صاحب

۱۶۱۰۴ - انجمن احمدیہ دگی۔

۱۶۱۰۶ - بابو عبد الرحمن صاحب

۱۶۱۰۸ - محمد عبد اللہ صاحب

۱۶۱۰۹ - چوہدری غلام رسول صاحب

۱۶۱۱۰ - نارورن گلوب سیکرٹری

۱۶۱۱۴ - بابو محمد ابراہیم صاحب

۱۶۱۱۷ - خانصاحب منظور احمد خانصاحب

۱۶۱۱۸ - حکیم محمد احمد صاحب

۱۶۱۱۹ - مولوی ظفر اسلام صاحب

۱۶۱۲۲ - سید عبد الرشید صاحب

۱۶۱۲۴ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ

۱۶۱۲۸ - عبد الحمید خانصاحب

۱۶۱۲۹ - اللہ دتہ صاحب

۱۶۱۳۰ - ذکاء اللہ صاحب

۱۶۱۳۳ - عبد القادر صاحب

۱۶۱۳۹ - قاضی محمد اکبر شاہ صاحب

۱۶۱۴۶ - منشی احمد دین صاحب

۱۶۱۵۵ - منشی عبد الغنی صاحب

۱۶۱۵۸ - ضیاء الحق خانصاحب

۱۶۱۵۹ - شریف احمد صاحب

۱۶۱۶۱ - دہلی فوٹو ہاؤس

۱۶۱۶۴ - چوہدری عبد الوحید صاحب

۱۶۱۶۹ - حمیدہ بیگم صاحبہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو - ۱۴ر مئی - ایک امریکن براڈ کاسٹ میں بتایا گیا ہے کہ مارشل ٹموشنکو کی افواج اب براہ راست شہر خارکوف پر بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجوں کی یلغار نے جرمنوں کی دفاعی لائنوں کو توڑ دیا ہے اور اس سے انکو سخت خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ جزیرہ نما کرش میں جرمنوں نے بہت زیادہ فوج لاکر ایک محاذ پر روسی مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ مگر روسی فوجیں دشمن کو روک سکتی ہیں۔ اور ضرور روکیں گی ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - یہاں جرمنوں کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا گیا ہے کہ کرش کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے بھاری تعداد میں روسیوں کو قید کر لیا ہے۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ انکی فوجیں تا حال کرش میں موجود ہیں اور بڑی باقاعدگی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں ٭

چنگکنگ - ۱۴ر مئی - چین کے ایک فوجی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانیوں کے اگلے دستے پاؤشان کے مغرب میں ساٹھ میل پر پہنچ گئے ہیں۔ جو برما روڈ پر صوبہ یونن کے دو سو میل اندر واقعہ ہے۔ اسکے علاوہ ایک جاپانی فوج سیام سے اور دوسری ہند چینی سے بڑھ رہی ہے ان کا مقصد بھی چین پر حملہ کرنا ہی ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مانڈلے کے شمال میں تین سو میل کے فاصلہ پر ایک ایسی جگہ سخت جنگ ہو رہی ہے جہاں چین۔ برما اور سیام کی سرحدات ملتی ہیں۔ یہاں چینی فوج سخت مزاحمت کر رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود جاپانی کچھ آگے بڑھ گئے ہیں ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - برما کی جنگ کے متعلق ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ شیوگین میں گورکھا فوج نے دشمن پر جو جوابی حملہ کیا تھا۔ اس سے اتحادی فوجوں کو ستانے کا موقعہ مل گیا۔ چینی فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے برما روڈ کے ہر طرف لڑ رہے ہیں۔ اور گوریلا جنگ شروع کر رکھی ہے۔ جاپانی دریائے سالوین کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ شمال مشرق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور سینٹنگ ٹینگ میں لڑنیوالی جاپانی فوج سے تعلق قائم کرنا چاہتے۔ اتحادی طیاروں نے کل اکیاب کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا اور وزنی بم گرائے۔ دشمن کے کم سے کم تین طیارے تباہ ہوئے۔ چندوین کی وادی میں ہماری فوجوں نے دشمن پر جو جوابی حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد اس سے کوئی مڈبھیڑ نہیں ہوئی ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اپریل میں دشمن کے ہوائی حملوں سے برطانیہ میں ۹۳۸ اشخاص ہلاک اور ۹۹۸ زخمی ہوئے ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - ایران میں متعدد قبائل نے مخاصمانہ اقدامات شروع کر رکھے ہیں۔ ایسے لوگ ایران کے ½ حصہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک قبیلہ نے ایک جنگی خانہ پر حملہ کر دیا۔ انکی سرکوبی کیلئے دو مقامات پر ایرانی فوج بھیجی گئی لیکن صورت حالات غیر یقینی ہے۔ ایک قبیلہ نے شیراز اور اردکان کے درمیان سلسلہ مواصلات میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ کرد باغیوں نے بھی متعدد معاندانہ اقدامات کئے ہیں۔ امرج باغ کے پاس ایک ایرانی فوج سے اس لشکر کا تصادم ہوا۔ باغی لشکر کے لیڈر نے حکومت ایران کے نمائندہ کے ساتھ مصالحت کی گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا۔ حکومت ایران نے قبائل کی شکایات کی سماعت اور تحقیقات کیلئے ایک کمشن مقرر کیا ہے جو ان علاقوں میں پہنچ بھی چکا ہے۔ مگر اس سے بھی قبائل پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑا ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - معلوم ہوا ہے کہ کابل کے محوری سفارتخانے سرحدی قبائل کو ورغلانے کی سخت جدوجہد کرتے رہے ہیں اور کئی چالیں چلتے رہے ہیں۔ وہ پانی کی طرح روپیہ بہاتے رہے ہیں۔ مگر پھر بھی کامیاب نہیں ہو سکے کابل میں محوری سفارتخانوں کی موجودگی پیچیدگی اور نزاکت کا موجب بن رہی ہے اور حکومت افغانستان حالات کا غور سے مطالعہ کر رہی ہے ٭

واشنگٹن - ۱۴ر مئی - معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں ۱۴ ہزار روزانہ اخبارات ہیں اور انکی مجموعی اشاعت چار کروڑ بیس لاکھ ہے ٭

واشنگٹن - ۱۴ر مئی - سامانِ حرب کی تیاری کی مجلس کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ آجکل امریکہ میں ہر ½ ۸ منٹ کے بعد ایک مکمل فوجی طیارہ تیار ہو جاتا ہے ٭

لاہور - ۱۴ر مئی - حکومت ہند کے وہیٹ کمشنر نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کی فصل گندم کے ¼ سے زیادہ گندم صوبہ سے باہر نہ جاسکیگی۔ اندازہ ہے کہ پیداوار کا ¾ حصہ صوبہ کی ضروریات کیلئے کافی ہے۔ حکومت پنجاب نے خود بھی گندم خریدنے کا فیصلہ کیا ہے جو سول آبادی کیلئے ریزرو رکھی جائے گی ٭

واشنگٹن - ۱۴ر مئی - امریکہ اور فرانس کے بحری کمشن نے مارٹینک کے تین فرانسیسی جنگی جہازوں کو غیر مسلح کر کے وہیں نظر بند کرنیکا فیصلہ کر دیا ہے اس گفتگو کے دوران میں امریکن نمائندوں نے وشی کی مداخلت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ بلکہ براہ راست امیر البحر رابرٹ سے بات چیت کی ہے ٭

لاہور - ۱۴ر مئی - پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس خیال سے کہ کھانڈ کی خرید و فروخت میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو جائے حکومت ہند کی طرف سے منظور شدہ بیوپاریوں کی فہرست شائع ہونے تک کارخانہ داروں کو اجازت دیگئی ہے کہ وہ اپنے موجودہ ایجنٹوں کے ذریعہ فروخت کریں لیکن ایجنٹ کا نام اور اسے مہیا کردہ کھانڈ کی مقدار سے حکومت کو مطلع کرنا ضروری ہے ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - افغانستان کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں نمک کی قلت ہو گئی ہے اور حکومت اسکی فروخت پر کنٹرول قائم کرنے کی تجویز کر رہی ہے ٭

واشنگٹن - ۱۴ر مئی - وائیٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے ایک بل کی منظوری دیدی ہے جسکی رُو سے بحری محکمہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ مزید دو لاکھ ٹن وزنی آب دوزیں تیار کرے۔ گویا ایک سو سے زیادہ نئی آب دوزیں بنیں گی۔ اور ان پر نوے کروڑ ڈالر رقم خرچ ہو گی ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - کینیڈا سے فوج کی مزید کمک برطانیہ پہنچ گئی ہے۔ اس میں قریباً تمام سروسز کے دستے شامل ہیں۔ کئی سو ہوا باز بھی ہیں ٭

ملبورن - ۱۴ر مئی - چھ جاپانی ہوائی جہازوں نے پورٹ مورسبی کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ مگر ان میں سے دو کو گرا لیا گیا اور ایک کو نقصان پہنچایا گیا ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - کل اتحادی طیاروں نے رابول کی بندرگاہ پر بم برسائے اور دشمن کے ہوائی اڈہ کو کافی نقصان پہنچایا۔ دشمن کے ۱۵ ہوائی جہاز تباہ کر دئیے گئے ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - آج سر سٹیفورڈ کرپس نے دارالعوام میں کہا کہ جنگ کی صورت حالات اور مشترکہ تنظیم کے لائحہ عمل پر بحث آئندہ اجلاس کے پہلے اور دوسرے دن ہو گی ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - گورنر برما اور ان کے وزراء اب ہندوستان میں رہ کر حکومت کرینگے۔ ان کے دفاتر نینی تال یا منصوری میں قائم کئے جائینگے۔ اس حکومت کا درجہ وہی ہو گا جو جرمنی کے پنجے میں پھنسے ہوئے ممالک کی آزاد حکومتوں کا ہے۔ جنگ تک برما گورنمنٹ کے اخراجات حکومت برطانیہ کے ذمہ ہونگے ٭

چنگکنگ - ۱۴ر مئی - ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں جاپانی فوجوں کے عقب میں چینی دستے مصروفِ عمل ہیں۔ وہ مانڈلے اور لاشیو نیز بھامو اور مٹکیانا کے درمیان جاپانیوں کے آمد و رفت کے سلسلوں کو برابر درہم برہم کر رہے ہیں ٭

مدراس - ۱۴ر مئی - تنجور کے کانگرسی ایم۔ ایل۔ اے ان ریزولیوشنز کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں جو الہ آباد میں کانگرس ورکنگ کمیٹی نے پاس کئے۔ اسکی اطلاع پنڈت جواہر لال نہرو کو دیگئی تو آپ نے تار دیا کہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں کیخلاف پروپیگنڈا کرنے کا حق کسی کانگرسی کو نہیں۔ اور کہ یہ معاملہ پراونشل کانگرس میں پیش کیا جائے ٭

کلکتہ - ۱۴ر مئی - بنگال گورنمنٹ نے ہوڑہ اور بردوان کے اضلاع میں سپیشل عدالتیں قائم کر دی ہیں۔ جو جنگ کی صورت میں امن و امان میں خلل ڈالنے والوں کے مقدمات کی فوری سماعت کر کے سزائیں دے سکیں گی ٭

امرتسر - ۱۴ر مئی - گندم ہاڑ ۷/۹/۴ نخود ہاڑ ۶/۱۰/۴ گوجر خان میں دال مونگ ڈھلی ہوئی ۸/۶/۰ اور چھلکا والی ۶/۸/۰ دال ماش ڈھلی ہوئی و چھلکا والی علی الترتیب ۹/۸/۰ و ۷/۱۴/۰ دال مسور ۴/۴/۰ مسور ۳/۸/۰ - امرتسر میں سونا ۵۰/۴/۰ چاندی ۷۷/۰ پونڈ ۳۷/۰/۰ ٭

کلکتہ - ۱۵ر مئی - ڈاکٹر مونجے نے ایک بیان میں کہا کہ بنگال کی حفاظت گوریلا جنگ کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ آپ نے بنگال گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ اس جنگ کی تربیت حاصل کرنے کیلئے نوجوانوں کو بھونسلہ ملٹری کالج ناسک میں بھیجے ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - مسٹر کریسچن جو ڈنمارک کے جرمن حملہ کے وقت وہاں وزیر تجارت تھا اپنے بیوی بچوں سمیت بھاگ کر یہاں آ پہنچا ہے ٭

قاہرہ - ۱۴ر مئی - کل لیبیا کے مرکز میں ہمارے ایک دستہ نے دشمن کے ۱۵ ٹینکوں پر حملہ کر کے انہیں بھگا دیا۔ تمیمی اور عزالہ کے درمیان دشمن کی گاڑیوں کو تتر بتر کر دیا گیا ٭

چنگکنگ - ۱۴ر مئی - ایک چینی ذمہ دار افسر نے بیان کیا کہ چین کے صوبہ سکیانگ میں عنقریب زبردست جنگ شروع ہونیوالی ہے۔ یہاں تیس ہزار جاپانی فوج حملہ کیلئے تیار موجود ہے۔ اور ایک طیارہ بردار جاپانی جہاز بھی خلیج ہنچاؤ میں پہنچ گیا ہے ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - لنڈن کے لارڈ میئر نے ایک لاکھ پونڈ کی رقم وائسرائے ہند کو ان ہندوستانیوں کی امداد کے لئے ارسال کی ہے۔ جو بیرونی ممالک سے بھاگ کر واپس آئے ہیں ٭

دہلی - ۱۴ر مئی - جنگ سے قبل ہندوستان میں صرف ۵ فیصدی ادویہ تیار ہوتی تھیں مگر اب ۶۵ فیصدی ہو رہی ہیں۔ اس سال فوجی استعمال کیلئے یہاں سرجیکل اوزار بھی تیار ہو رہے ہیں ٭

لنڈن - ۱۴ر مئی - پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ آجکل ہندوستان سے معمولی ڈاک ۷۵ دن میں انگلستان پہنچتی ہے ہوائی ڈاک ۵۴ دن میں۔ اور ایروگراف (ہوائی خط) ۱۷ دن میں ٭

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ ؏ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سیکشن محمود کوٹ (جس میں محمود کوٹ شامل نہیں) تا غازی گھاٹ اور آؤٹ ایجنسی ڈیرہ غازیخاں اور دراہماں کی منسوخی۔

محمود کوٹ (جو شامل نہیں) اور غازی گھاٹ کے درمیان ریلوے لائن ۱۰ رجون ۱۹۴۲ء کو بارہ بجے رات حتمی طور پر بند کر دی جائیگی۔ بنا بریں ٹریفک کا بکنگ مندرجہ ذیل طریق سے بند کیا جائیگا۔

ہر قسم کا ٹریفک بیرونی ریلوں سے۔	یکم جون ۱۹۴۲ء
لوکل گڈس ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے اسٹیشنوں تک	" "
گڈس ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے اسٹیشنوں سے	۹ رجون ۱۹۴۲ء سے
لوکل پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے سٹیشنوں تک	۷ رجون ۱۹۴۲ء "
پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے سٹیشنوں سے	۹ رجون ۱۹۴۲ء "

مندرجہ بالا منسوخی کے نتیجہ کے طور پر ڈیرہ غازی خاں اور دراہماں کی آؤٹ ایجنسیاں جو براستہ غازی گھاٹ ریلوے سٹیشن جاری ہیں۔ ہر قسم کے ٹریفک کے لئے آئندہ اطلاع تک یکم جون ۱۹۴۲ء سے بند کر دی جائینگی۔

عوام کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ ۱۰ رجون ۱۹۴۲ء کو اور اس دن سے ۴۶۵ اپ اور ۴۶۶ ڈاؤن گاڑیاں محمود کوٹ اور غازی گھاٹ کے درمیان نہیں چلیں گی۔

جنرل منیجر لاہور

وی برائے وکٹری (فتح)

اگر ریلوے ٹرینیں غیر ضروری پسنجر ٹریفک سے بھرپور رہیں

تو وہ فوجی ضرورت کیسے پورا کر سکتی ہیں

آپ سفر نہایت ہی اہم ضرورت کے پیش نظر کریں!

میری انیس سالہ مجرب مستند تجربہ شدہ ادویات

امریکن جنرل نروائن ٹانک

گویا یہ آب حیات ہے۔ بلکہ قوی کیلئے نہایت عمدہ غذا ہے۔ جو خون کو صاف کرتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ اور روح کو فرحت بخشتا ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے مقوی معدہ ہے۔ جو غذا کھاؤ ہضم ہو کر جزو بدن بنتی ہے۔ اعضائے رئیسہ یعنی دماغ۔ دل۔ معدہ۔ جگر کی جملہ کمزوریوں کو بفضلہ تعالیٰ جلد رفع کرتا ہے تبخیر کشائی کثرت پیشاب کو روکتا ہے۔ گردہ مثانہ کی کمزوریوں کو دور کر کے طاقت بخشتا ہے۔ جسم کے رنگ کو سرخ کرتا ہے۔ بڑھاپا دور کر کے جوانی کا رنگ دکھاتا ہے۔ اولاد نرینہ پیدا کرتا ہے۔ درد کمر۔ پرانی سردرد۔ نزلہ۔ زکام۔ اور کھانسی جو ہمیشہ بار بار ستاتی ہو۔ ان سب کے لئے اکسیر ہے۔

مستورات کے لئے بھی

نہایت مفید ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے سستی۔ کاہلی۔ لاغری۔ زردی بدن کو دور کرتا ہے۔ کثرت سیلان یا بار بار اسقاط کے سبب رحم کمزور ہو جائے جس کے سبب کمئی خون ہو کر عورت بالکل بوڑھی معلوم ہونے لگے۔ جو عورتیں بچہ کی پیدائش کے بعد کمزور اور نحیف ہو جاتی ہیں۔ اور بچہ کے لئے دودھ کی کمی ہو جاتی ہے۔ ان کی طاقت کو بفضلہ تعالیٰ بحال کرتا ہے اور دودھ کثرت سے پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے۔ اور رنگ کو سرخ کرتا ہے۔

امریکن جنرل نروائن ٹانک استعمال کیجئے اور گردا ہے اور زندگی کا لطف اٹھائیے۔ اور بچوں کی تندرستی دیکھئے۔ اور خدا کا شکر بجا لائیے۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے

منہ میں سانپ

اگر آپ کے مسوڑھوں سے پیپ نکلتی ہو۔ تو آپ کے مسوڑھے اب مسوڑھے نہیں رہے۔ بلکہ آپ نے اپنے موہنہ میں سانپ پال رکھے ہیں مسوڑھوں کی پیپ کو سانپ کی زہر سے کم نہ سمجھو۔ یہ پیپ کھانے اور پینے کی ہر چیز کیساتھ معدہ میں اترتی ہے۔ اور معدہ کو خراب کر دیتی ہے۔ معدہ کی خرابی تمام بیماریوں کی جڑھ ہے۔ کیونکہ معدہ خود عموماً دانتوں کی خرابی سے خراب ہوتا ہے۔

ڈنٹل گارڈ: اس سانپ کے زہر کا تریاق۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دانتوں کی ہر خرابی کو دور کر دیتا ہے۔ پیپ نکلتے نکلتے دانت بھی ہلنے لگے ہوں تو انشاء اللہ ڈنٹل گارڈ انہیں جوڑ دیگا۔ قیمت ؏

مستولین ایک عجیب و غریب اکسیر
(برائے امراض رحم کیلئے)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری لیکن انکی تندرستی رحم کی مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا۔ اور خون کی کمی زیادتی۔ دائمی قبض ہسٹیریا یعنی اختناق الرحم لیکوریا یعنی سیلان الرحم۔ دل کی دھڑکن۔ سر میں چکر آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ ہاتھ پاؤں پھول جانا۔ دم چڑھ جانا ان سب بیماریوں کیلئے مستولین واقعی اکسیر ہے اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ عورتوں کی عام جسمانی صحت پر بھی اسکا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی تین روپے

بہرہ پن کی دوا
کیلن آئل

کان کی تمام امراض۔ بہرہ پن۔ کان کا بہنا۔ کان کا ناسور۔ درد کان۔ پھنسی۔ زخم۔ کانوں کا گونجنا۔ اس کے استعمال سے درست ہو جاتی ہیں۔ فی شیشی ؏

ہوپنگ کف کیور

کالی کھانسی عام مشہور بعض دفعہ وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے بیچارے معصوم بچے عموماً اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کھانسی اس شدت سے ہوتی ہے کہ الامان کھانستے کھانستے بچہ بیدم ہو جاتا ہے اور بڑی مدت کے بعد کہیں جا کر دم آتا ہے۔ رنگ چہرہ کا متغیر ہو جاتا ہے اور اکثر قے ہو کر فوراً افاقہ ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے۔ فی شیشی ؏ ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہر دوا کا پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ۷/

المعلن ڈاکٹر سید شاہ عالم ہومیو فزیشن اینڈ سرجن قادیان پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی